باب : 5

سورج پر پا بندی

جوناتھن اس افسردہ عورت اوراس کے لڑکےکےساتھ کئی میل چلنےکےبعداس کےعزیزوں کےگھر پہنچا۔ انھوں نے بڑی گرمجوشی سےاس کا استقبال کیا اوراسے ٹھہرنے کے لیے کہا۔ اسےایک ہی نظر میں یہ اندازہ ہو گیا تھا کہ پورا خاندان مشکل سے گھر میں سماتا تھا، لہٰذا،اس نے ان سے معذرت چاہی اوراپنے راستے پرچلتا گیا۔

یہ راستہ اسے ایک دریا تک لے آیا جہاں دوسرے کنارے پر واقع شہرپناہ تک ایک پل بنا ہوا تھا۔ تنگ پل دو حصوں میں منقسم تھا۔ پل کےدائیں جانب شہرکی طرف اشارہ کرتی ہوئی ایک تختی نصب تھی۔اس پر لکھا تھا،" داخلہ برائے سٹلٹا شہر، جزیرہ کورمپو۔" دوسری جانب لگی تختی پربس یہ عبارت درج تھی،"صرف باہرجانےکے لیے، داخلہ منع ہے ۔ "

پل سے متعلق یہ کوئی عجیب و غریب بات نہ تھی ۔ شہر تک پہنچنے کے لیے نوکیلی رکاوٹوں پرسے گزرنا پڑتا تھا۔ پل کے داخلے کا پورا حصہ نوکیلے کنکروں اور گول مٹول پتھروں سے اٹا ہوا تھا ۔بہت سے مسافراپنے گٹھڑ اور تھیلے ان رکاوٹوں کی وجہ سے وہیں راستے میں یا پھر دریا میں پھینک جاتے تھے۔ دوسرے لوگ خاص طور پرعمررسیدہ افراد سیدھے واپس ہو لیتے تھے۔ ایک تھکے ماندے مسافر کے پیچھے جوناتھن کو وہی زرد دھاریوں والا بلا نظر آیا جس کا داہنا کا ن کٹا ہوا تھا وہ کسی کے پھینکے ہوئے بنڈل کو سونگھنے کے ساتھ ساتھ پنجوں سے ٹٹول رہا تھا ۔ اس کے دیکھتے دیکھتے بلے نے بنڈل سے خشک گوشت کا ایک ٹکڑا ڈھونڈ نکالا ۔

پل کے مقابلے میں اس کے باہرکا راستہ ہموار اورصاف ستھرا تھا۔ شہر سے سامان تجارت لاتے ہوئے تاجر بڑی آسانی سے رخصت ہو رہے تھے۔ جوناتھن حیرت زدہ تھا ،" انھوں نے اس جگہ تک پہنچنا اتنا دشوار کیوں بنایا ہے جبکہ اس سے باہر جانا کتناآسان ہے؟"

جوناتھن ناہموارجگہ پر پھسلتا اور بیضوی پتھروں پر خود کو گھسیٹتا ہاتھوں پیروں سے پل کے داخلے والی جانب چڑھنے لگا۔ آخرکاروہ لکڑی کے ایک بڑے پھاٹک تک پہنچا جس کے دونوں پٹ پوری طرح کھلے ہوئے تھےجن میںسے گزر کر اسے اس شہر عظیم

کی فصیل کو عبور کرنا تھا۔ گھوڑوں پر سوار لوگ،صندوقوں اور بنڈلوں‌سےلدے پھندے لوگ، اورہرطرح کی گاڑیاں اورچھکڑے چلاتے ہوئے لوگ اندرونی راستوں پرآ جارہےتھے۔ جوناتھن نے اپنے کندھوں کوسیدھا کیا،اپنی چیتھڑاشرٹ اورپینٹ پر سے گرد جھاڑی، اور پھاٹک سے گزر کر اندر داخل ہو گیا۔ بلا اس کے پیچھے ہی اندر کھسک آیا۔

اندرداخل ہوتے ہی اسے ایک عورت لپٹی ہوئی ایک دستاویز ہاتھ میں پکڑے ایک میز کے پیچھے بیٹھی نظر آئی جس پر چھوٹے چھوٹے چمکدار تمغے سجے ہوئے تھے۔" پلیز،" مسکراتے ہوئے اور اس کی شرٹ پر تمغہ آویزاں کرنے کے لیے ایک ہاتھ جوناتھن کی طرف بڑھاتےہوئےعورت نےپوچھا،"کیا تم میری درخواست پر دستخط نہیں کر و گے۔"

"مجھے تو کچھ پتہ نہیں،" جوناتھن ہکلایا ۔" کیا آپ مجھے شہر کے اندر جانے کا راستہ بتا دیں گی؟"

عورت نے اسے مشکوک نگاہوں سے دیکھا،" تم شہر میں نئے ہو؟"

اس کی آواز میں پیدا ہو جانے والی سر دمہری کا اندازہ کرتے ہوئےجوناتھن ہچکچایا ۔ پھر اس نے تیزی سے کہا ،" اچھا کہاں کرنے ہیں دستخط ؟"

عورت پھر مسکرانے لگی۔ "یہاں آخری نام کے نیچے، بالکل یہاں۔ یوں تم کتنے لوگوں کا فائدہ کر رہے ہو۔ "

جوناتھن نے اپنے کندھے کو جھٹکا دے کر اس کے ہاتھ سے قلم لے لیا۔ اسے اس پر ترس آیا،وہ اتنے موٹے کپڑے لادے ہوئے تھی اوراتنے خوشگوار چمکداردن میں‌پسینےسےشرابورتھی۔ "یہ درخواست کس لیے ہے؟" جوناتھن نے استفسار کیا۔

اس نے اپنے ہاتھوں کو اپنے سامنے اس طرح باندھ لیا جیسے سولوگانا گانے کی تیار ی کررہی ہے ۔

" یہ درخواست نوکریوں اور صنعت کو بچانے کے لیے ہے۔ کیا تم نوکریوں اور صنعت کے حمایتی ہو، ہو کہ نہیں ؟" اس نے جرح کی ۔

"بالکل،میں حمایتی ہوں،"جوناتھن نے کہا۔ اسے وہ جرات مند جوان عورت یاد آئی جسے درخت مزدوروں کی نوکریوں کو خطرے میں‌ڈالنےپرگرفتارکرلیا گیا تھا۔ لوگوں کے لیےروزگارایک ایسی آخری چیز تھی جس میں وہ کسی دلچسپی کا اظہار نہیں کر نا چاہتا تھا ۔

"اس کا فائدہ کیا ہوگا؟" جوناتھن نے بھونڈے سے انداز میں اپنا نام لکھا کہ کوئی اسے پڑھ نہ سکے ۔

"کونسل آف لارڈز شہرکے باہرسےجواشیا آتی ہیں ان سے ہماری مقامی صفتوں کو تحفظ دیتی ہے۔ تم خود دیکھ سکتے ہو۔ ہم نے اپنے پل کو کتنی ترقی دی ہے۔ مگر ابھی تو بہت کچھ کرنا ہے۔ اگر میری درخواست پرکا فی لوگوں کے دستخط ہو جائیں تو لارڈز نے بیرونی اشیا پر پابندی کا وعدہ کیا ہے جو ہماری صنعت کے لئے نقصان دہ ہیں ۔ "

"کونسی صنعت ہے آپ کی ؟" جوناتھن نے پوچھا

عورت نے بڑے فخرسے جواب دیا ،" میں موم بتیاں او ر کوٹ بنانے والوں کی نمائندہ ہوں۔ یہ درخواست سورج پر پابندی لگانے کے لیے ہے۔ "

"سورج پر؟"جوناتھن ہکا بکا رہ گیا۔" سورج پر پابندی، کیسے، کیوں؟"

اس نے دفاعی انداز میں جوناتھن کی طرف دیکھا ۔" مجھے پتہ ہے کہ کچھ عجیب ہے، مگر تم جانتے ہو، سورج موم بتیاں اور کوٹ بنانے والوں کا بہت نقصان کرتا ہے۔ جب لوگوں کو گرمی اور روشنی ملتی ہے تو وہ موم بتیاں اورکوٹ نہیں خریدتے۔ تم بھی تو اس بات سے واقف ہو کہ سورج بیرونی روشنی اور گرمی کا ایک سستا ذریعہ ہے۔ اسے بالکل برداشت نہیں کیا جا سکتا ۔ "

"لیکن سورج کی روشنی اور گرمی بالکل مفت ہے،" جوناتھن نے احتجاجاً کہا ۔

عورت کچھ چڑ گئی اور شکایتاً بولی،" تم سمجھتے نہیں ، یہی تومسئلہ ہے؟" ایک چھوٹا سا پیڈاور پنسل نکا ل کر وہ کچھ جمع ضرب کرنےلگی ۔" میرے حساب سے ان بیرونی اشیا کی کم لاگت پر دستیابی سےروزگاراوراجرتوںمیں ممکنہ طور پرکم سےکم پچاس فی صد کمی ہو جاتی ہے۔ میرا مطلب ہےان صنعتوں میں جن کی میں نمائندہ ہوں۔ کھڑکیوں پر بھاری ٹیکس یامکمل پابندی بھی لگائی جا سکتی ہے۔ یو ں اس صورت حال میں بڑی بہتری آ سکتی ہے۔ "

جوناتھن نے اسکی درخواست رکھ دی ۔" لیکن اگر لوگ گرمی اور روشنی خریدیں گے تو ان کے پاس دوسری چیزیں خریدنے کے لیے پیسہ کم پڑ جائے گا۔ جیسے گوشت ، مشروب یا روٹی ۔"

”میں قصابوں، یاشراب کشید کرنے والوں،یا نانبائیوں کی نمائندہ نہیں،“عورت نے اکھڑ پن سے جواب دیا ۔ جوناتھن کے رویے میں‌تبدیلی دیکھ کر اس نے درخواست اپنے قبضے میں لے لی ۔” صاف ظاہرہے‌تم نوکریوں کے تحفظ اور ٹھوس کاروباری سرمایہ کا ری کے بجائے صارف کے فائدے میں زیادہ دلچسپی رکھتے ہو۔ خدا حافظ ،“ اس نے گفتگو کو اچانک ختم کر دیا ۔

جوناتھن میزسے پرے ہٹ آیا ۔” سورج پر پابندی ؟“ وہ سوچنے لگا ۔” کیا پاگلوں کی باتیں ہیں ! پہلے کلہاڑے اورغذا،پھر سورج ۔ اس کے بعد جانے وہ کیا کریں گے؟ “